سوال

(310) جمعہ کی دوسری اذان کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی دوسری اذان کا اجرا فرمایا کیا یہ درست ہے کیا واقعتا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس اذان کو بدعت قرار دیا تھا ؟ حوالہ ارسال کر دیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :

«وَرَوٰی اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ مِنْ طَرِیْقِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَلْاَذَانُ الْاَوَّلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ ۔ فَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ قَالَ ذٰلِکَ عَلٰی سَبِیْلِ الْاِنْکَارِ وَیَحْتَمِلُ اَنَّہٗ یُرِیْدُ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَکُلُّ مَا لَمْ یَکُنْ فِیْ زَمَنِہٖ یُسَمّٰی بِدْعَةً الخ» (فتح الباری ج 2 ص 394)

«قَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِیْ مُصَنَّفِہٖ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا ہِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ : سَأَلْتُ نَافِعًا مَوْلٰی ابْنِ عُمَرَ اَلْاَذَانُ الْاَوَّلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ ؟ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ بِدْعَةٌ ا ہ ج ۲ ص ۱۴۵ وَالْاِحْتِمَالُ الْاَوَّلُ مِنْ اِحْتِمَالَیِ الْحَافِظِ ہُوَالْاَرْجَحُ ۔ ہٰذَا مَا عِنْدِیْ وا اعلم''

''ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے بیان کیا ہے کہ جمعہ کے دن پہلی اذان بدعت ہے پس اس بات کا احتمال ہے کہ اس نے یہ علی سبیل الانکار کہا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ مراد لیتا ہو کہ یہ نبی ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھی اور ہر وہ چیز جو نبی ﷺ کے زمانہ میں نہ ہو اس کا نام بدعت ہے ۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں کہا ہے ہم کو وکیع نے بیان کیا ہے اس نے کہا ہم کو ہشام بن غاز نے بیان کیا اس نے کہا میں نے ابن عمر کے آزاد کردہ غلام نافع سے پوچھا کہ جمعہ کے دن پہلی اذان بدعت ہے اس نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ یہ بدعت ہے اور حافظ کے دو احتمالوں سے پہلا راجح ہے''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

[نماز کا بیان ج1ص 237](#)

[محدث فتویٰ](#)